© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ مہینہ جبکہ برہان کی کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں مسٹر محمد علی جناح کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی موصوف پاکستان کے معمارِ اولین اور اب اس کے قیام کے بعد اس کی ریڑھ کی ہڈی تھے اس بنا پر اہل پاکستان جتنا بھی غم اور ماتم کریں کم ہے۔ لیکن اس سانحہ کا افسوس سب کو ہی ہوا۔ کیونکہ اگرچہ کچھ دن اوپر ایک برس ہوا وہ ہم سے بچھڑ گئے تھے تاہم تھے وہ معدنِ ہند کے ہی ایک گوہرِ آب دار۔ اور ہندوستان کی شصت سالہ جد وجہد آزادی کی تاریخ کے صفحات ان کے ذکر سے بھی خالی نہیں ہیں۔

مرحوم کو عام طور پر ہندوؤں کا دشمن سمجھا جاتا ہے حالانکہ مسلمانوں کے قائد اعظم کا ہندوؤں پر یہ ایک احسان ہی کیا کم ہے کہ جسے قدامت پرست ہندو خود چاہتے تھے مگر زبان سے اس کا اظہار تک نہ کر سکتے تھے وہ قائد اعظم نے خود بخود کر دیا یعنی ہندوستان کے آزاد ہونے کا وقت قریب آیا تو ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیکر یہ کہہ کر پورا ملک ان کے حوالہ کر دیا ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حسابِ کم و بیش را

اور یہاں کے مسلمانوں کو غیر مؤثر اقلیت میں تبدیل کر کے ایسا بے دست و پا بنا دیا کہ اب ہندو مہاسبھا تک کو ان تہیدستانِ قسمت پر غصہ آنے اور ان کی طرف سے خوفزدہ ہونے کے بجائے الٹا پر ترس آنے لگا ہے ؎

؎ کھیل ہیں دورِ آسمانی کے

چنانچہ مرحوم کہا بھی کرتے تھے کہ "ہندو مجھ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں لیکن اگر پاکستان بن گیا تو وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرے احسانمند رہینگے اور میرے مرنے کے بعد ان کو محسوس ہوگا کہ میں ان کا دشمن نہیں سچا دوست تھا۔"

اس میں شبہ نہیں کہ مرحوم اپنی ذہانت و فطانت۔ قانونی اور پارلیمنٹری قابلیت و لیاقت۔ سیاسی سمجھ بوجھ۔ خود اعتمادی۔ قوتِ تحریر و خطابت۔ غیر معمولی قوتِ ارادی۔ مستقل مزاجی، حاضر حواسی و حاضر جوابی، ان اوصاف و کمالات کے باعث عہدِ حاضر کے ایک بڑے آدمی تھے اور سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ان کا دامن کردار بتی کے داغ سے بالکل پاک بھی رہا اس حیثیت سے اس دور کا کوئی مورخ ان کی شخصی عظمت کا منکر نہیں ہوسکتا رہا یہ کہ ان کی سیاست اور ان کی ان قابلیتوں کا اثر ہند کے مسلمانوں پر کیا ہوا اور خود پاکستان کے مسلمانوں کے لئے مستقبل قریب میں کیا خطرات ہیں؟ تو اب یہ وقت ان دلخراش باتوں کے ذکر کا نہیں ہے جو ہونا تھا ہو چکا

؎ اس میں کچھ شائبۂ خوبیِ تقدیر بھی تھا

بہرحال ہم کو اپنے بھائیوں کے ساتھ ان کے اس حادثۂ المناک میں دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں سے درگذر فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور پاکستان اس حادثہ کے اثرِ بد سے محفوظ رہ کر پھلے پھولے ترقی کرے اور اپنے یہاں عدل و انصاف حسنِ خلق و حسنِ عمل کو رواج دیکر اپنے اور دوسروں کیلئے رحمت ثابت ہو

حیدر آباد کا ڈرامہ شروع ہوا اور چار دن کے اندر ہی اندر ختم بھی ہوگیا۔

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے　　دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشہ نہ ہوا

بہرحال اب جبکہ کمیونسٹوں اور رضاکاروں کے فتنہ کا سر قلم ہوچکا ہے اور جیسا کہ نظام نے خود اپنے اعلانات اور بیانات میں صاف صاف کہا ہے اور حیدر آباد کے فوجی گورنر نے بھی نظام کے رویہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کو تسلیم کیا ہے کہ اصل فساد کا باعث رضاکار ہی تھے جنہوں نے والیٔ دکن کو بے دست و پا کردیا تھا اور اس بنا پر انڈین یونین کے ساتھ وہ خوش اسلوبی سے اپنی صوابدید کے مطابق معاملات طے نہ کرسکتے تھے ہمیں امید

© rasailojaraid.com